40512- عورت نے عمرہ کا احرام باندھا لیکن بعد میں عمرہ نہ کرنے کی نیت کرلی تو اس پر کیا واجب ہوگا؟

سوال

میں طائف میں تھی اور کچھ ایام مکہ گزارنے کا فیصلہ کیا لھذا مقررہ دن میں نے عمرہ کا احرام باندھنے کا سوچا اور فعلا غسل کرکے تلبیہ بھی کہا (لبیک اللھم بعمرۃ لبیک اللھم لبیک) اور پھر سفر کرنے سے قبل مجھے ایک ضرورت پیش آئی جس کی بنا پر میں نے عمرہ کرنے کا ارادہ ملتوی کردیا ۔

اور اس لیے کہ میں عورت ہوں اور احرام کے وقت میری حالت کوئی زیادہ تبدیل نہیں ہوئی اس وجہ سے میں یہ بھول گئی کہ میں نے تو تلبیہ بھی کہہ لیا تھا لھذا میں مکہ گئی اور عمرہ نہ کیا اور وہاں کچھ ایام بسر کرنے کے بعد ایک دن کے لیے طائف واپس آگئی اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھا اور مکہ جاکر عمرہ ادا کیا ۔

(لیکن مجھے یہ یاد ہی نہیں رہا کہ میں تو پہلی بار عمرہ کا تلبیہ کہہ چکی تھی بلکہ جب میں دوسری بار میقات پر عمرہ کا احرام باندھنے لگی تو مجھے یاد آیا کہ پہلے بھی میں نے عمرہ کا تبلیہ کہا تھا) تو اس بارہ میں مجھ پر کیا لازم آتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

جو کوئی بھی حج یا عمرہ کا احرام باندھ لے اور تلبیہ کہہ لے اس پر وہ حج اور عمرہ مکمل کرنا واجب ہوجاتا ہے چاہے وہ حج اور عمرہ نفلی ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو}۔

اور جس نے بھی احرام کی نیت کرلی اور بغیر کسی شرعی عذر کے حج یا عمرہ مکمل نہ کیا وہ ایک ممنوعہ کام کا مرتکب ہوا ہے ۔

مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) کے علماء کا کہنا ہے :

جب کسی نے احرام کی چادریں پہن لیں لیکن حج یا عمرہ کی نیت نہیں کی اور تلبیہ نہیں کہا اسے اختیار ہے چاہے تو وہ حج یا عمرہ کی نیت کرلے اور اگر چاہے تو اسے منسوخ کردے ، اور اگر وہ فریضہ حج یا فرضی عمرہ ادا کرچکا ہے تو اس پر کوئی حرج نہیں ، لیکن اگر اس نے حج یا عمرہ کی نیت کرلی اور تلبیہ کہہ لیا ہو تو پھر اسے فسخ کرنے کا حق نہیں رہتا بلکہ اس نے جس چیز کا بھی احرام باندھا ہے اسے شرعی طریقہ پر مکمل کرنا واجب ہوگا ۔

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو}۔

اور اس طرح آپ کے لیے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ :

جب مسلمان شخص نیت کرکے حج یا عمرہ کے احرام میں داخل ہوجائے تواسے ختم کرنے کا حق نہیں بلکہ جس چیز کوشروع کرچکا ہے اسے مندرجہ بالا آیت کی بنا پر مکمل کرنا واجب ہے ، لیکن اگراس نے احرام باندھتے وقت شرط لگائی ہواوراسے کوئی مانع پیش آجائے جس کا اسے خدشہ تھا توپھر وہ احرام سے حلال ہوسکتا ہے ۔

کیونکہ جب ضباعۃ بنت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حج کرنا چاہتی ہوں لیکن بیمار ہوں تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

تم حج کا احرام باندھ لواوریہ شرط رکھوکہ جہاں میں روک دی جاؤں وہیں میرے حلال ہونے کی جگہ ہے ۔ اسے امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11/166–167) ۔

تواس بنا پرآپ نے جو عمرہ ادا کیا ہے وہ اس عمرہ کے بدلے میں ہوگا جس کا احرام آپ نے پہلی بار باندھا تھا ۔

اورآپ نے جوکچھ ان ایام میں احرام کے ممنوعہ کام کیے ہیں وہ معاف ہیں کیونکہ ظاہر یہ ہوتا ہے کہ آپ کو یہ علم نہیں کہ عمرہ کی نیت کرنے کے بعد اسے فسخ کرنا حرام ہے ۔

اورسوال نمبر (36522) کے جواب میں یہ بیان ہوچکا ہے کہ جس نے بھی جہالت کی بنا پر یا بھول کراحرام کے ممنوعہ کام میں سے کوئی عمل کرلیا تو اس کے ذمہ کچھ بھی لازم نہیں آتا ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ایسی عورت کے بارہ میں سوال کیا گیا جس نے عمرہ کا احرام باندھا اورپھر اسے فسخ کردیا اورکچھ ایام بعد دوسرا عمرہ ادا کیا توکیا اس کا یہ عمل صحیح ہے ؟ اوراس نے جواحرام کے ممنوعہ کام کیے اس کا کیا حکم ہوگا ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اس کا یہ عمل صحیح نہیں ، کیونکہ جب انسان عمرہ یا حج میں داخل ہوجائے تواس پرکسی شرعی سبب کے بغیر فسخ کرنا حرام ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورتم اللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ مکمل کرو، اوراگرتم روک دیے جاؤ توجوقربانی میسر ہوفدیہ دو} .

تواس عورت پرلازم ہے کہ وہ اپنے کیے پراللہ تعالی سے توبہ واستغفار کرے ، اوراس کا عمرہ صحیح ہے اگرچہ اس نے عمرہ فسخ کردیا تھا لیکن عمرہ فسخ نہیں ہوتا ، بلکہ یہ حج کے خصائص میں سے ہے ، اورحج کے عجیب وغریب خصائص ہیں جوکسی دوسری چیز میں نہیں پائے جاتے ، لھذا جب حج کوباطل اورترک کرنے کی نیت کریں تووہ باطل نہیں ہوتا ، لیکن جب آپ دوسری عبادات کوچھوڑنے کی نیت کریں تووہ باطل ہوجاتی ہیں ۔

لھذا اگرکوئی روزے دار شخص روزہ چھوڑنے کی نیت کرتا ہے تواس کا روزہ باطل ہوجاتا ہے ، اوراگرکوئی شخص وضوء کے درمیان وضوء باطل کرنے کی نیت کرتا ہے تواس کا وضوء باطل ہوجائے گا ۔

اوراگرکوئی عمرہ ادا کرنے والا شخص عمرہ کی نیت کرنے کے بعد عمرہ باطل کرنے کی نیت کرتا ہے تووہ باطل نہیں ہوتا ، یا پھرکوئی شخص حج شروع کرنے کے بعد حج کوباطل کرنے کی نیت کرلے تواس کا حج باطل نہیں ہوگا ۔

اسی لیے علماء کرام کا کہنا ہے کہ : نسک (حج اور عمرہ) چھوڑنے سے نہیں چھوٹتا۔

تو اس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ : اس عورت نے جب احرام کی نیت کرلی تھی تو عمرہ مکمل کرنے تک یہ احرام کی حالت میں ہی تھی، اور اس کا نیت کو فسخ کرنا موثر نہیں ہوگا، بلکہ وہ اپنی نیت پر ہی باقی رہے گی۔

اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

عورت کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے : اس کا عمرہ صحیح ہے، اور اسے چاہیے کہ وہ آئندہ احرام کو چھوڑنے والا کام دوبارہ نہ کرے، کیونکہ اگر اس نے احرام کو چھوڑا تو وہ اس سے خلاصی نہیں پا سکے گی۔

اور اس نے جو احرام کے ممنوعہ کام کا ارتکاب کیا ہے مثلا ہم فرض کرتے ہیں کہ اس کے خاوند نے اس سے مجامعت کرلی تو حج یا عمرہ میں جماع کرنا سب سے بڑی ممنوعہ چیز ہے، اور اس عورت کے ذمہ کچھ لازم نہیں آئے گا کیونکہ وہ اس سے جاھل تھی، اور جہالت کی بنا پر یا بھول کر یا جس پر جبر کیا گیا ہو اس کا کسی ممنوعہ چیز کا ارتکاب کرنے والے شخص پر کچھ لازم نہیں آتا۔

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (351/21) اختصار کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

واللہ اعلم.